وہ مسکراتے ہیں

روز اسکول جو بھی جاتے ہیں
زندگی بھر وہ مسکراتے ہیں
دولتِ علم جو کماتے ہیں
اپنی پہچان وہ بناتے ہیں
ملک کی اپنے لاج رکھنے کو
جاکے سرحد پہ جان لٹاتے ہیں
ہے اندھیرا جہاں جہالت کا
وہ وہاں پر دیے جلاتے ہیں
وہ ہی پاتے ہیں اپنی منزل کو
جو کتابوں میں دل لگاتے ہیں
امتحاں میں جو ٹاپ کرتے ہیں
نام اسکول کا بڑھاتے ہیں
چور اُس کو چُرا نہیں سکتے
علم و دانش یہی بتاتے ہیں
باغباں ان پہ رشک کرتے ہیں
پتھروں پر جو گل کھلاتے ہیں
ایک مرکز پہ جو نہیں رہتے
عمر بھر ٹھوکریں وہ کھاتے ہیں
اے مبارکؔ انھیں کہو گے کیا
جو بھی پڑھنے سے جی چراتے ہیں

ڈاکٹر مبارک علی
530، چاند پورہ، بہرائچ (یوپی)

اردو کی فریاد

میں اُردو ہوگئی بے گانی بے بس اور مجبور زبان
گلشن میں تو آئیں بہاریں پر قسمت مری ویران
کچھ لوگوں نے فرقہ پرستی کا جھوٹا الزام دیا
ہر اِک مذہب کے پیروں نے میرا کام انجام دیا
خسرو، نانک، رتن ناتھ نے مجھ کو شیریں نام دیا
مجھے سجانے والوں میں تھے پریم چند اور برج نران
میں اردو ہوگئی بے گانی بے بس اور مجبور زبان
غدّاروں نے گاندھی جی کو گولی مار گرایا تھا
اندرا اور اس کے بیٹے کو موت کی نیند سلایا تھا
مجھ بے بس پر وطن بانٹنے کا بہتان لگایا تھا
موتی میرے بکھر گئے جب ٹوٹا پیارا ہندستان
میں اردو ہوگئی بے گانی بے بس اور مجبور زبان
جنگ میں آزادی کی میں نے سرگرمی سے کام لیا
گورے انگریزوں کی کالی کرتوتوں کو عام کیا
بستی بستی، قریہ قریہ بیداری کا کام کیا
'انقلاب اور زندہ باد' یہ کس کا ہے بولو فرمان؟
میں اردو ہوگئی بے گانی بے بس اور مجبور زبان
گھر سے ذرا نکل کے دیکھو، قدم قدم پہ اردو ہے
پولیس کچہری اور عدالت ہر دفتر میں اردو ہے
تحریروں کا طرز ہے بدلا روح زباں کی اردو ہے
فلم و ٹی وی بن اُردو ہیں بالکل مُردہ اور بے جان
میں اردو ہوگئی بے گانی بے بس اور مجبور زبان
اپنوں سے تو غیر بھلے تھے، سینہ سے تھا چپکایا
درباروں میں عزّت بخشی، سر پے مجھ کو بیٹھایا
اپنوں کی سرکار بنی تو داخل خارج کروایا
خود کے گھر میں ہوں غُربت میں کس کو بتلاؤں عرفانؔ
میں اُردو ہوگئی بے گانی بے بس اور مجبور زبان

عرفان علی
گلی پولیس چوکی، موضع اسارہ، ضلع باغپت (یوپی)